ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 28 جولائی، 2000

کمال پشپ انٹرپرائزز

بنام

ڈی آر کنسٹرکشن کمپنی

[ایم۔ جگندھاراؤ اور ڈوریسوامی راجو، جسٹس صاحبان]

پارٹنرشپ ایکٹ، 1932:

دفعہ 69- غیر رجسٹرڈ فرم- ممانعت کے دائرہ کار اور حد کے خلاف ممانعت۔

اپیل کنندہ اور مدعاعلیہ کے درمیان قرارداد- مدعاعلیہ ایک غیر رجسٹرڈ فرم-اپیل کنندہ اور مدعاعلیہ کے درمیان تنازعہ-اپیل کنندہ کے کہنے پر ثالث کا حوالہ- مدعاعلیہ کے حق میں ایوارڈ- عدالت کا ایوارڈ رول بنانے کے لیے کارروائی-اپیل کنندہ کی طرف سے اعتراض کہ مدعاعلیہ دفعہ 69 کے تحت موجود بار کے پیش نظر کارروائی کا دفاع نہیں کر سکتا- قابل قبول نہیں ہے-دفعہ 69 میں موجود ممانعت معاہدے کے تحت پیدا ہونے والے حق کو نافذ کرنے کے لیے کارروائی شروع کرنے کے حوالے سے ہے-اس کی ثالث کے سامنے کوئی درخواست نہیں تھی-دفعہ 69 میں موجود ممانعت کی وجہ سے ایوارڈ کو خراب نہیں کیا گیا تھا-پوسٹ ایوارڈ کی کارروائی قرارداد کے تحت پیدا ہونے والے کسی حق کو نافذ کرنے کے لیے مقدمہ یا دیگر کارروائی نہیں ہے۔

ثالثی ایکٹ، 1940: دفعہ 8(2) اور 14(2)۔

ثالثی - پارٹنرشپ ایکٹ کے دفعہ 69 میں موجود بار - ثالثی کی کارروائی پر لاگو - لاگو نہیں ہوا۔

گیس اتھارٹی آف بھارت لمیٹڈ نے کچھ کاموں کو انجام دینے کے لیے اپیل کنندہ کے ساتھ معاہدہ کیا۔ اپیل کنندہ نے بدلے میں مدعا علیہ کے ساتھ ایک علیحدہ معاہدہ کیا تھا، جو کہ ایک غیر رجسٹرڈ فرم ہے، کام کو انجام دینے کے لیے، جس پر عمل درآمد اپیل کنندہ نے گیس اتھارٹی آف بھارت لمیٹڈ کے ساتھ اپنے معاہدے کے تحت کیا تھا۔ اپیل کنندہ اور مدعا علیہ کے درمیان تنازعات پیدا ہونے کے بعد، اپیل کنندہ کے کہنے پر ثالث کو ایک حوالہ دیا گیا تھا۔ ثالث نے مدعا علیہ کے حق میں ایک ایوارڈ منظور کیا۔ تاہم، عدالت ایوارڈ رول بنانے سے متعلق کارروائی کے دوران، اپیل کنندہ نے اعتراض اٹھایا کہ مدعا علیہ، ایک غیر رجسٹرڈ فرم ہونے کے ناطے، پارٹنرشپ ایکٹ کے دفعہ 69 میں موجود بار کے پیش نظر ثالثی کی کارروائی کا دفاع نہیں کر سکتا۔ اس معاملے پر ٹرائل کورٹ نے اپیل کنندہ کے خلاف فیصلہ دیا۔ اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ نظر ثانی کو عدالت عالیہ کے سنگل جج نے مسترد کر دیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ پارٹنرشپ ایکٹ کی دفعہ 69 کے شرائط اس کے خلاف کارروائی کا دفاع کرنے والی غیر رجسٹرڈ فرم کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہیں اور یہ صرف اس طرح کی فرم کی طرف سے کسی بھی کارروائی کے آغاز کو روکتی ہے۔

اس عدالت میں اپیل میں اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ دفعہ 69(3) کے تحت لگائی گئی روک موجودہ مقدمے کی طرف راغب ہے اور یہ کہ چونکہ یہ کسی غیر رجسٹرڈ فرم کے معاہدے سے پیدا ہونے والے کسی بھی حق کے نفاذ سے منع کرتا ہے،

اس لیے اعتراض کسی بھی مرحلے پر لیا جا سکتا ہے یعنی ایوارڈ کو نافذ کرنے کے لیے قائم کردہ ایوارڈ کی کارروائی کے بعد بھی۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

حکم ہوا کہ: 1. اس اپیل میں مداخلت کا مطالبہ کرنے کے لیے درج ذیل عدالت عالیان کے فیصلے میں کوئی کمزوری یا غلطی نہیں ہے۔[26H; 27 A]

2. پارٹنرشپ ایکٹ، 1932 کی دفعہ 69 میں موجود ممانعت کسی غیر رجسٹرڈ فرم کے ذریعے کسی بھی عدالت میں معاہدے سے پیدا ہونے والے حق کو نافذ کرنے کے لیے کارروائی شروع کرنے کے حوالے سے ہے، اور اس کی ثالثی کے سامنے کارروائی پر کوئی درخواست نہیں تھی اور وہ بھی جب ثالث کا حوالہ خود اپیل کنندہ کے کہنے پر تھا۔ اگر دفعہ 69 میں درج مذکورہ بار اپنی شرائط میں مطلق ہے اور خود معاہدے کے تحت پیدا ہونے والے کسی بھی اور ہر حق کے لیے تباہ کن ہے اور صرف کسی غیر رجسٹرڈ فرم کے معاہدے سے پیدا ہونے والے حق کے نفاذ تک محدود نہیں ہے جو صرف عدالت میں مقدمہ یا دیگر کارروائی کر کے دائر کیا گیا ہے، تو یہ ثالث کے اختیار، اختیار اور اہلیت کے حوالے سے ایک دائرہ اختیار کا مسئلہ بن جائے گا، جس سے اسی ایوارڈ کی قانونی افادیت کو نقصان پہنچے گا، اور اس کے نتیجے میں جب اسے عدالت کا قاعدہ بنانے کی کوشش کی جائے گی تو ایوارڈ کو چیلنج کرنے کے لیے خود ہی ایک بنیاد پیش کرے گا۔ اس معاملے میں ایوارڈ کو پارٹنرشپ ایکٹ کے دفعہ 69 میں موجود ممانعت کی وجہ سے صحیح یا جائز طور پر خراب نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس کا ثالث کے سامنے کارروائی پر کوئی اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ ایوارڈ کے نفاذ کے مرحلے پر اس کے لحاظ سے ڈگری پاس کر کے جو نافذ کیا جاتا ہے وہ ایوارڈ ہی ہے جو بھارتیہ کنٹریکٹ ایکٹ اور عام قانون کے تحت فریقین کے حقوق کو واضح

کرتا ہے جس پر عمل درآمد کے کام کے لیے ادائیگی کی جانی چاہیے نہ کہ صرف قابل اعتراض معاہدے سے پیدا ہونے والا کوئی حق۔[26 A-E]

3. پوسٹ ایوارڈ کی کارروائی کو کسی بھی طرح سے، کسی معاہدے کے تحت پیدا ہونے والے کسی بھی حقوق کو نافذ کرنے کے لیے مقدمہ یا دیگر کارروائی نہیں سمجھا جا سکتا۔اس سے بھی زیادہ جب، جیسا کہ اس معاملے میں، تمام مراحل پر مدعاعلیہ صرف دفاع پر تھا اور اس نے خود کسی بھی عدالت کے سامنے پارٹنر شپ ایکٹ کی دفعہ 69 کے تحت ممنوع نوعیت کے کسی بھی حقوق کو نافذ کرنے کے لیے کوئی کارروائی شروع نہیں کی تھی۔[26 G-H]

جگدیش چندر گپتا بنام کجاریا ٹریڈرز (انڈیا) لمیٹڈ، اے آئی آر (1964) ایس سی 1882؛ رپٹاکوس بریٹ اینڈ کمپنی لمیٹڈ بنام گنیش پراپرٹی، [1998] 7 ایس سی سی 184 اور ہلدی رام بھوجیاوالا اینڈ ار بنام آنند کمار دیپک کمار و دیگر، [2000] 3 ایس سی سی 250، حوالہ دیا گیا۔

جسٹس بیلی گوڈر بنام جوگی گوڈر و دیگر، اے آئی آر (1951) میڈ۔ 683، ممتاز۔

ستیش کمار اور دیگر بنام سریندر کمار و دیگر اں، اے آئی آر (1970) ایس سی 833، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2235، سال 1998۔

سی آر نمبر 561، سال 1994 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 13.10.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے سنجے پاریکھ اور سریش ساہنی۔

مدعاعلیہ کی طرف سے وِمل دیو اور شیلیندر نارائن سنگھ۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس راجو نے سنایا۔

مذکورہ اپیل مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے ایک فاضل سنگل جج کے حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے جس کی تاریخ سی آر نمبر 561، سال 1994 میں اے آئی آر 1996 ایم پی 139 میں رپورٹ کی گئی ہے، جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے دائر نظر ثانی کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ پارٹنرشپ ایکٹ کی دفعہ 69 کے شرائط اس کے خلاف کارروائی کا دفاع کرنے والی غیر رجسٹرڈ فرم کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتی ہیں اور یہ صرف ایسی فرم کی طرف سے کسی بھی کارروائی کے آغاز کو روکتی ہے۔

وجے پور میں گیس اتھارٹی آف انڈیا لمیٹڈ نے اپیل کنندہ کے ساتھ کچھ کاموں کو انجام دینے کا معاہدہ کیا اور اپیل کنندہ نے اپنے بدلے میں مدعاعلیہ کے ساتھ ایک علیحدہ معاہدہ کیا تھا، بلاشبہ کام کو انجام دینے کے لیے ایک غیر رجسٹرڈ فرم، جس پر عمل درآمد اپیل کنندہ نے "GAIL" کے ساتھ اپنے معاہدے کے تحت کیا تھا۔ اپیل کنندہ اور مدعاعلیہ کے درمیان تنازعات پیدا ہوئے۔ اس کے بعد، ایسا لگتا ہے کہ اپیل کنندہ نے ثالثی ایکٹ، 1940 کی دفعہ 8(2) کو مدعو کرتے ہوئے مدعاعلیہ کو ایک نوٹس جاری کیا جس میں ثالثی کی شق کے لحاظ سے، پانچ مجوزہ ثالثوں میں سے ایک ثالث کی تقرری کے لیے رضامندی طلب کی گئی اور مدعاعلیہ نے ثالث کے طور پر ایک نامزد وکیل کی تقرری کے لیے اپنی رضامندی دی۔ ثالث نے حوالہ داخل کیا اور اپیل کنندہ نے اپنا دعوی دائر کیا اور مدعاعلیہ نے اپیل کنندہ کے دعوے کی مخالفت کرنے کے علاوہ اپنا دعوی بیان

کیا۔ ثالث نے مدعاعلیہ کے حق میں ایک ایوارڈ منظور کیا اور از خود ثالثی قانون کی دفعہ 14 (2) کے تحت ٹرائل کورٹ کے سامنے ایوارڈ دائر کیا۔ جب عدالت نے اپیل کنندہ اور مدعاعلیہ دونوں کو نوٹس جاری کیا، تو اس مرحلے پر اپیل کنندہ نے مختلف اعتراضات دائر کیے، جن میں سے ایک پارٹنرشپ ایکٹ کی دفعہ 69 پر مبنی تھا، اور ایسا لگتا ہے کہ ٹرائل کورٹ نے آرڈر 14 رول 2، مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت قانون کا ابتدائی مسئلہ تیار کیا ہے، جس کا فیصلہ مندرجہ ذیل ہے:

"کیا عدالت کا ایوارڈ رول بنانے سے متعلق کارروائی قابل عمل ہے کیونکہ غیر درخواست گزار فرم پارٹنرشپ ایکٹ کی دفعہ 69 کے تحت رجسٹرڈ پارٹنرشپ فرم نہیں ہے؟"

فاضل ٹرائل جج نے اپیل کنندہ کے خلاف ابتدائی معاملے کا فیصلہ کیا۔ اس کے بعد، اپیل کنندہ نے ایک نظرثانی کے ذریعے ناکام طور پر عدالت عالیہ کا رخ کیا اور اس اپیل کے ساتھ اس عدالت سامنے آیا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے، ابتدائی طور پر، ڈگری پاس کرنے کے لیے سول عدالت کے سامنے ایوارڈ دائر کرنے والے ثالث میں شامل ملکیت اور غیر قانونیت کے بارے میں دلیل دینے کی کوشش کی لیکن جب مدعاعلیہ کی طرف سے اعتراض کیا گیا کہ عدالت عالیہ کے سامنے نظرثانی جس کے خلاف موجودہ اپیل دائر کی قابل ہے، ٹرائل عدالت کی طرف سے پارٹنرشپ ایکٹ کی دفعہ 69 کے اطلاق یا بصورت دیگر پر طے شدہ واحد ابتدائی مسئلے سے پیدا ہوئی ہے، تو دلائل مدعاعلیہ کی معذوری کے سوال تک محدود تھے، اگر کوئی ہو، ایک غیر رجسٹرڈ فرم ہونے کے ناطے، ثالث کے ایوارڈ پر کوئی ڈگری حاصل کرنے کے لیے، ثالث کی طرف سے شروع کی قابل کارروائی میں۔

اپیل کنندہ کے وکیل سنجے پاریکھ نے دلیل دی کہ درج ذیل عدالت عالیان کو پارٹنر شپ ایکٹ کی دفعہ 69 کی بنیاد پر اپیل کنندہ کے اعتراض کو قابل رکھنا چاہیے تھا جس میں مدعاعلیہ کے غیر رجسٹرڈ فرم ہونے کی وجہ سے کارروائی کو روکنا چاہیے تھا۔ فاضل وکیل کے مطابق کسی ایوارڈ سے پیدا ہونے والی کارروائی یقینی طور پر فریقین کے درمیان قرارداد سے پیدا ہونے والی کارروائی ہوتی ہے اور یہ پارٹنر شپ ایکٹ کے دفعہ 69 میں تصور قابل "دیگر کارروائی" کے زمرے میں آتی ہے۔ اس سلسلے میں جگدیش چندر گپتا بنام کاجریا ٹریڈرز (انڈیا) لمیٹڈ۔ اے آئی آر (1964) ایس سی 1882؛ ریپٹاکوس بریٹ اینڈ کمپنی لمیٹڈ بنام گنیش پراپرٹی، [1998] 7 ایس سی سی 184 اور ہلدی رام بھوجیا والا و دیگر بنام آنند کمار دیپک کمار و دیگر، [2000] 3 ایس سی سی 250، ہائی عدالت عالیان کے کچھ دیگر فیصلوں پر انحصار کرنے کے علاوہ، اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لیے اس عدالت فیصلے پر سخت انحصار کیا گیا۔ اس عدالت فیصلوں کی روشنی میں مختلف ہائی عدالت عالیان کے فیصلوں کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے۔ اس کے برعکس، جناب ول دیو نے درج ذیل عدالت عالیان کی استدلال کو اپناتے ہوئے دلیل دی کہ پارٹنر شپ ایکٹ کی دفعہ 69 کے شرائط مدعاعلیہ کو خود اپیل کنندہ کی طرف سے شروع کی گئی کارروائی میں ثالث کے ہاتھوں بطور مدعاعلیہ راحت حاصل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہیں اور جب تک کہ مدعاعلیہ صرف ایک مدعاعلیہ تھا اور اس نے اپنی طرف سے کوئی کارروائی شروع یا شروع نہیں کی تھی، اٹھائے گئے ابتدائی اعتراض میں کوئی میرٹ نہیں ہے، جسے فاضل وکیل کے مطابق درست طور پر مسترد کر دیا گیا ہے۔

دفعہ 69(3) کے دائرہ کار اور دائرہ کار سے متعلق سوال پر اس عدالت نے جگدیش چندر گپتا (اوپر) میں رپورٹ کیے گئے فیصلے میں غور کیا تھا۔ فریقین کے درمیان

تنازعات میں جانے کے لیے کسی نامزد شخص یا کسی اور کی تقرری کے لیے ثالثی قانون کی دفعہ 8(2) کے تحت دائر درخواست پر دیگر چیزوں کے علاوہ اس بنیاد پر اعتراض کیا گیا کہ پارٹنرشپ ایکٹ کی دفعہ 69 (3) پٹیشن پر پابندی عائد کرتی ہے کیونکہ پارٹنرشپ رجسٹرڈ نہیں تھی۔عدالت عالیہ کے اس نتیجے کے خلاف کہ درخواست قابل سماعت تھی، اس عدالت میں اپیل دائر کی گئی تھی۔ان الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے، "کسی معاہدے سے پیدا ہونے والے حق کو نافذ کرنے کے لیے سیٹ آف کا دعوی یا دیگر کارروائی۔"، یہ قرار دیا گیا کہ دفعہ (a) سوٹ اور (b) سیٹ آف کے دعووں کے حوالے سے سوچتا ہے جو سوٹ کی نوعیت کے لحاظ سے ہیں اور (c) دیگر کارروائیوں اور جب کہ دفعہ پہلے دفعہ 69 کے ذیلی دفعہ (1) اور (2) میں سوٹ کو خارج کرنے کاالتزام کرتا ہے، وہی پابندی سیٹ آف کے دعوے اور معاہدے سے پیدا ہونے والے کسی بھی حق کو نافذ کرنے کے لیے دیگر کارروائیوں پر بھی لاگو ہوتی ہے۔اس عدالت نے بالآخر دفعہ 69 کے ذیلی دفعہ (3) میں "دیگر کارروائیوں" کے الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے انہیں ان کے مکمل معنی دیتے ہوئے الفاظ "سیٹ آف کا دعوی" سے بے قابو کر دیا، اور فیصلہ دیا کہ "دیگر کارروائیوں" کے الفاظ کی عامیت کو مؤخر الذکر الفاظ سے کم نہیں کیا جانا چاہیے۔مذکورہ مقدمہ، ثالثی قرارداد کی روشنی میں ثالثی ایکٹ، 1940 کی دفعہ 8(2) کے تحت عدالت سامنے درخواست سے متعلق ہونے کی وجہ سے، اس عدالت نے آخر کار یہ فیصلہ دیا کہ چونکہ ثالثی کی شق شراکت داری کو تشکیل دینے والے قرارداد کا حصہ ہے، اس لیے دفعہ 8(2) کے تحت کارروائی درحقیقت ایک حق کو نافذ کرنے کے لیے تھی جو فریقین کے قرارداد/قرارداد سے پیدا ہوا تھا۔

مذکورہ بالا فیصلے پر دھیان دلایا گیا تھا اور اس میں موجود اصولوں کا اطلاق ریپٹا کوس بریٹ اینڈ کمپنی لمیٹڈ (اوپر) میں رپورٹ کیے گئے بعد کے فیصلے میں بھی کیا گیا تھا اور اس معاملے کے حقائق پر کہ مقدمے کی کارروائی کا سبب کرایہ داری کا قرارداد نہیں تھا جو وقت کے بہاؤ بنائے نالش سے ختم ہوا تھا بلکہ واقعی جنرل لاء اینڈ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کے تحت پیدا ہونے والا تھا۔ یہ قرار دیا گیا تھا کہ فرم کے اندراج کی کمی کی بنیاد پر مقدمہ یا دیگر کارروائی کا اطلاق مقدمے پر نہیں ہوتا ہے۔ اس عدالت ایک اور فیصلے میں ہلدی رام بھوجیا والا (اوپر) میں ایک بنچ کی طرف سے پیش کردہ جس میں ہم میں سے ایک (ایم جگناد ھاراؤ، ج) فریق تھا، 1998 (7) ایس سی سی 184 (اوپر) میں رپورٹ کیے گئے پہلے فیصلے کے بعد یہ قرار دیا گیا تھا کہ دفعہ 69 (2) کے تحت بار اس معاملے کی طرف راغب نہیں تھا کیونکہ مدعا علیہان کو مدعی کے تجارتی نشان/نام کے استعمال سے روکنے کے لیے مستقل حکم امتناعی کا مقدمہ ٹریڈ مارک ایکٹ کے تحت قانونی حقوق اور غیر رجسٹرڈ شراکت داری قرارداد کے تحت نہیں بلکہ کارروائیوں کو منتقل کرنے پر لاگو تشدد کے مشترکہ قانون کے اصولوں پر مبنی تھا۔

ہمارے سامنے اپیل کنندہ کی جانب سے کی گئی مستقل درخواست یہ ہے کہ دفعہ 69 (3) کے تحت عائد کی گئی روک ہاتھ میں موجود مقدمے کی طرف راغب ہے اور یہ کہ چونکہ یہ کسی غیر رجسٹرڈ فرم کے معاہدے سے پیدا ہونے والے کسی بھی حق کے نفاذ سے منع کرتا ہے، اعتراض کسی بھی مرحلے پر لیا جا سکتا ہے یعنی ایوارڈ کو نافذ کرنے کے لیے قائم کردہ ایوارڈ کی کارروائی کے بعد بھی۔ اس دعوے کی تحریک مدراس عدالت عالیہ کے ایک فاضل سنگل جج کے فیصلے سے حاصل ہوتی ہے جس کی رپورٹ جسٹس بیلی گوڈر بنام جوگی گوڈر و دیگر، اے آئی آر (1951) مدراس 683 میں دی گئی ہے۔ یہ ایک ایسا

معاملہ تھا جس میں کسی ثالث کے ذریعہ زبانی حوالہ یا جمع کرانے پر ایوارڈ منظور کیا جاتا تھا۔ ثالثی ایکٹ، 1940 سے پہلے نافذ قانون کے برعکس، دفعہ 2(a) میں مذکورہ ایکٹ نے ثالثی قرارداد کی وضاحت کی ہے کہ وہ ثالثی کے لیے موجودہ یا مستقبل کے اختلافات کو پیش کرنے کے لیے تحریری طور پر کیا جائے اور اس لیے یہ قرار دیا گیا کہ ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد زبانی جمع کرانے یا حوالہ پر منظور کردہ ایوارڈ کو نہ تو دائر کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ایکٹ کے تحت عدالت کا قاعدہ بنایا جا سکتا ہے اور نہ ہی ایکٹ کے شرائط کے علاوہ نافذ کیا جا سکتا ہے۔ یہ فیصلہ جو اس اصول پر مبنی ہے کہ ثالث فریقین کے درمیان قرارداد کی مخلوق ہے اور ثالث کا حوالہ صرف تحریری قرارداد کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے صرف اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ایسی کمزوری ثالث کے دائرہ اختیار کی جڑ تک جاتی ہے کہ وہ حوالہ میں داخل ہو اور ایوارڈ پاس کر کے فیصلہ کرے اور ہمارے خیال میں یہ اپیل کنندہ کے معاملے میں کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ یہ ہمارے سامنے اپیل کنندہ کا معاملہ نہیں ہے کہ تحریری طور پر ثالثی کی کوئی شق نہیں تھی یا یہ کہ تنازعہ ثالثی کے قابل نہیں ہے لیکن پھر بھی ثالث نے اسے فیصلے کے لیے لیا ہے۔ جیسا کہ جواب دہندہ کے لیے صحیح طور پر نشاندہی کی گئی ہے کہ یہ حوالہ اپیل گزار کے کہنے پر دیا گیا تھا اور جس چیز پر ابتدائی مسئلے کی شکل میں واقعی اعتراض کیا گیا ہے وہ صرف پارٹنرشپ ایکٹ، 1932 کی دفعہ 69 پر مبنی کمزوری ہے۔

دفعہ 69 میں موجود ممانعت کسی غیر رجسٹرڈ فرم کے ذریعہ کسی بھی عدالت میں معاہدے سے پیدا ہونے والے حق کو نافذ کرنے کے لیے کارروائی شروع کرنے کے حوالے سے ہے، اور اس کی ثالثی کے سامنے کارروائی پر کوئی درخواست نہیں تھی اور وہ بھی جب ثالث کا حوالہ خود اپیل گزار کے کہنے پر تھا۔ اگر دفعہ 69 میں درج مذکورہ بار اپنی

شرائط میں مطلق ہے اور خود معاہدے کے تحت پیدا ہونے والے کسی بھی اور ہر حق کے لیے تباہ کن ہے اور صرف کسی غیر رجسٹرڈ فرم کے معاہدے سے پیدا ہونے والے حق کے نفاذ تک محدود نہیں ہے جو صرف عدالت میں مقدمہ یا دیگر کارروائی کر کے دائر کیا گیا ہے، تو یہ ثالث کے اختیار، اختیار اور اہلیت کے حوالے سے ایک دائرہ اختیار کا مسئلہ بن جائے گا، جس سے اسی ایوارڈ کی قانونی افادیت کو نقصان پہنچے گا، اور اس کے نتیجے میں جب اسے عدالت کا قاعدہ بنانے کی کوشش کی جائے گی تو ایوارڈ کو چیلنج کرنے کے لیے خود ہی ایک بنیاد پیش کرے گا۔ ہمارے سامنے مقدمے کو ایسا نہیں قابل جا سکتا اور اپیل کنندہ کے وکیل اگرچہ اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ تھے، پھر بھی اس بات پر زور دینے کی کوشش کی کہ اپیل کنندہ پارٹنر شپ ایکٹ کی دفعہ 69 کی بنیاد پر اعتراض اٹھانے کے لیے کھلا ہے، کسی بھی مرحلے پر- یہاں تک کہ منظور شدہ ایوارڈ کو نافذ کرنے کے لیے پوسٹ ایوارڈ کی کارروائی کے دوران بھی۔ اس معاملے میں ایوارڈ کو پارٹنر شپ ایکٹ، 1932 کی دفعہ 69 میں موجود ممانعت کی وجہ سے صحیح یا جائز طور پر خراب نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس کا ثالث کے سامنے کارروائی پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ ایوارڈ کے نفاذ کے مرحلے پر اس کے لحاظ سے ڈگری پاس کر کے جو نافذ کیا جاتا ہے وہ ایوارڈ ہی ہے جو بھارتیہ کنٹریکٹ ایکٹ اور عام قانون کے تحت فریقین کے حقوق کو واضح کرتا ہے جس پر عمل درآمد کے کام کے لیے ادائیگی کی جانی چاہیے نہ کہ صرف قابل اعتراض معاہدے سے پیدا ہونے والا کوئی حق۔ اس سلسلے میں ستیش کمار و دیگراں بنام سریندر کمار و دیگراں، اے آئی آر (1970) ایس سی 833 میں اس عدالت فیصلے کا حوالہ دینا مفید ہے، جس میں یہ واضح الفاظ میں کہا گیا ہے کہ ایوارڈ محض فضول کاغذ نہیں ہے بلکہ حقوق پیدا کرتا ہے اور فریقین پر حتمی اور پابند ہونے کے علاوہ اس کا کچھ قانونی اثر ہوتا ہے۔ یہ بھی مانا گیا ہے کہ یہ فیصلہ درحقیقت فریقین کی اپنی پسند عدالت کا حتمی فیصلہ ہے اور جب تک کہ مناسب کارروائی میں کافی

بنیادوں پر مواخذے کا سامنا نہ کیا جائے، ایک فیصلہ جو اس کے سامنے باقاعدہ ہے، ثالثی کے لیے پیش کیے گئے تنازعہ کی خوبیوں پر فیصلہ کن ہوتا ہے۔ نتیجتاً، پوسٹ ایوارڈ کی کارروائی کو کسی بھی طرح سے، کسی معاہدے کے تحت پیدا ہونے والے کسی بھی حقوق کو نافذ کرنے کے لیے مقدمہ یا دیگر کارروائی نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس سے بھی زیادہ جب، جیسا کہ اس معاملے میں، تمام مراحل پر مدعا علیہ صرف دفاع پر تھا اور اس نے خود کسی بھی عدالت سامنے پارٹنر شپ ایکٹ کی دفعہ 69 کے تحت ممنوع نوعیت کے کسی بھی حقوق کو نافذ کرنے کے لیے کوئی کارروائی شروع نہیں کی تھی۔ ہمیں اس اپیل میں ہماری مداخلت کا مطالبہ کرنے کے لیے درج ذیل عدالت عالیان کے فیصلے میں کوئی کمزوری یا غلطی نظر نہیں آتی ہے۔ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور مسترد ہو جاتی ہے۔

ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ ہم نے صرف ابتدائی مسئلے سے متعلق اس نکتے کا فیصلہ کیا ہے جو ٹرائل جج کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کے ذریعے اٹھایا اور فیصلہ کیا گیا ہے، اور تمام یا کسی بھی دوسرے اعتراضات اور تنازعات کو متعلقہ فریقوں کے ذریعے اٹھایا اور ان کی پیروی کی جا سکتی ہے۔ ٹرائل عدالت کے سامنے زیر التواء کارروائی۔ فریقین اپنے اپنے اخراجات برداشت کریں گے۔

ٹی۔این۔اے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document